7۔ستمبر یوم ختم نبوت.........عاشقان رسول ﷺ کے لیے یوم فتح مبین

مولانا عبدالنعیم

دین اسلام اللہ رب العزت کا آخری دین ہے، آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔اب قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے، یہی کامل دین اور قابل نجات دین ہے۔عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی ایک سو(100) آیات مبارکہ اور دوسودس (210) احادیث سے ثابت ہے۔پوری امت مسلمہ اس عقیدے پر متفق ہے۔یہی عقیدہ مسلمانوں کے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے۔اگر اس میں ذرہ بھر بھی شک پیدا ہو جائے تو اسلام کی پوری عمارت منہدم ہو جائے گی۔حضور خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے بنی نوع انسان کو عقیدہ توحید کی عظیم نعمت ملی۔آپ ﷺ کے منصب ختم نبوت پر ایمان، نجات ومغفرت، حصول جنت اور شفاعت محمدی کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔منکرین ختم نبوت کا فتنہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں شروع ہو گیا تھا، جھوٹے مدعیان نبوت نے سر اٹھایا اور کفر وارتداد پھیلانے کی ناپاک کوشش کی مگر صحابہ کرام نے ان کا قلع قمع کیا۔اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے افراد کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہمیشہ کے لیے ان کو نشان عبرت بنا دیا۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جنگ یمامہ میں بارہ سو(1200) صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا،ان میں سات سو(700) صحابہ قرآن کے قاری، حافظ، عالم اور ستر(70) بدری صحابہ تھے۔حضرات صحابہ کرام نے ارتداد کے خلاف جہاد کر کے تحریک ختم نبوت کا قیامت تک کے لیے جھنڈا بلند کر دیا اور پھر 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار عشاقان رسول نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر قادیانی منتخب ہو گئے، اقتدار کے نشے نے ان کو دیوانہ کر دیا، وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کی اسکیمیں بنانے لگے، قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔اس نشے میں دھت ہو کر انہوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے

ذریعے سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا جس کے نتیجے میں تحریک چلی۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے، ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے، آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی جس کے سربراہ شیخ بنوری مقرر ہوئے۔ امت مسلمہ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شریک ہوگئی۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز کہ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد الحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا صدر الشہید، مولانا عبدالحکیم اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی، متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی، جو ان دنوں وزیر قانون تھے۔ قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی، پورے ملک میں مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا عبیداللہ انور، نوابزادہ نصراللہ خان، آغا شورش کشمیری، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا عبدالقادر روپڑی، مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمود، مولانا سائیں عبدالکریم بیر شریف، مولانا سائیں محمد شاہ امروٹی، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا صاحبزادہ فیض رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا اور تحریک کامیاب ہوئی۔ اخبارات اور رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا، ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا، ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیات، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا تاج محمود، مولانا سمیع الحق اور سید انور حسین نفیس رقم نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چوہدری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود کے نام نکلا، جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا قادیانیت کا کذب و دجل اور اس کی حقیقت اراکین اسمبلی کے سامنے کھل کر آ گئی اور مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔

تحریک ختم نبوت 1974ء پر اجمالی نظر!

۲۲ مئی...... طلباء کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

۲۹ مئی...... بدلہ لینے کے لیے قادیانیوں نے چناب نگر اسٹیشن پر طلباء پر قاتلانہ وسفاکانہ حملہ کیا۔

۳۰ مئی......لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

۳۱ مئی......سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹربیونل کا قیام عمل میں آیا۔

۳ جون......مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

۹ جون......مجلس عمل کا کنوینیئر لاہور میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو مقرر کیا گیا۔

۱۳ جون......وزیراعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

۱۴ جون......ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

۱۶ جون......مجلس عمل کا فیصل آباد میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوری کو امیر اور مولانا محمود رضوی کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

۳۰ جون......قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔

۲۴ جولائی......وزیراعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا وہ ہمیں منظور ہوگا۔

۵ اگست سے ۲۳ اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ دن مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

۲۰ اگست......صمدانی ٹربیونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ کے متعلق وزیراعلیٰ کو پیش کی۔

۲۲ اگست......رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی گئی۔

۲۴ اگست......وزیراعظم نے فیصلہ کے لیے ۷ ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

۲۷، ۲۸ اگست......لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

یکم ستمبر......لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

۵، ۶ ستمبر......اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔

۶ ستمبر......آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس، وزیراعظم سے ملاقات کا فیصلہ۔

۷ ستمبر......قومی اسمبلی نے فیصلے کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔

نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائیوں کے دونوں گروہ (قادیانی، لاہوری) کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ 7 ستمبر کا دن، عظیم الشان دن ہے، رسول ﷺ کے غلاموں کی فتح کا دن ہے۔ وارثان نبوت کی محنت ثمر آور ہونے کا دن ہے۔ امت مسلمہ کی جدوجہد، کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہونے کا دن ہے۔ ۱۹۷۴ء میں ہونے والا یادگار فیصلہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے

اور فرزندان توحید وشمع ختم نبوت کے پروانوں کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

آج اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی عزت وناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے، دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ مجلس ختم نبوت نے اپنے اکابر کی اس سنت کو زندہ رکھنے کی حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کسی ایک فرقے کا مسئلہ نہیں، بلکہ پوری امت کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے، اس میں کوشش، کاوش اور اجتماعی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے اور آپ ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے۔ کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب و روز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی اور پوری دنیا میں قادیانیت ذلت اور رسوائی کا شکار ہے۔ اللہ تمام محافظین ختم نبوت کی محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا اور خوشنودی کا سبب بنائے، آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆

منبر رسول (ﷺ) کی خشیت کا ایک واقعہ

جمادات ونباتات اور حیوانات وغیرہ تمام مخلوقات میں بھی ادراک اور شعور پایا جاتا ہے اور وہ بھی عظمت الٰہی کے اعتراف میں اللہ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ہر چیز اس کی حمد وتسبیح پڑھتی ہے، لیکن تم لوگ اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے" اسی طرح پتھر بھی اللہ کے خوف وخشیت سے لرزاں وترساں رہتے ہیں اور کبھی اس کے سبب گر پڑتے ہیں، حدیث وسیرت کی کتابوں میں اس حوالے سے بہت سے واقعات ملتے ہیں، منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک واقعہ یوں ملتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ (روز قیامت) آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی پھر اسے کھولتے بند کرتے ہوئے فرمانے لگے، اللہ فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، کہاں ہے آج تکبر کرنے والے؟ آپ دائیں بائیں متوجہ ہو کر پرزور انداز میں یہ فرمانے لگے، میں نے منبر کے نیچے کی طرف دیکھا تو اندازہ ہوا کہ وہ تو (خوف وخشیت کے سبب) حرکت کر رہا ہے، یہاں تک کہ میں (دل ہی دل میں) کہنے لگا، کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گر جائے گا۔

(مسلم، کتاب صفة القيامة، حدیث نمبر: ۲۷۸۸، ابن ماجه، کتاب المقدمه، باب فيما انكرت الجهمية، حدیث نمبر: ۱۹۸، نیز دیکھئے: کتاب الزهد، باب ذكر البعث، حدیث نمبر: ۴۲۷۵)